VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2023, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 11, Number 03, July-September, 2023 pp:11-21

An Applied Study Regarding the Rules, Precautions and Remedies of Corona Pandemic in the Context of sayings of the Prophet (PBUH) about Plague

Lubna Shah [1], Weqas Khan [2], Asma Ali [3],

[1]Qirat Teacher (Qaria), Elementory & Secondary Education Department, KP, Pakistan
[2]Arabic Teacher, Elementory & Secondary Education, Department, KP, Pakistan
[3]PST, Elementory & Secondary Education, Department, KP, Pakistan
*Corresponding author email address: shahazizece@gmail.com

ABSTRACT

The Corona virus (Covid-19) pandemic began in December 2019 in Wuhan, China, and has spread rapidly throughout the world. So far millions of people have died all over the world while millions of people have been suffering from this disease. It is also an infectious disease like plague. In the world many Outbreaks have taken place that have taken many lives. There are many hadiths about the plague, and Covid-19 is also a kind of plague. The cure for Corona virus has not yet been discovered, but some of the protective measures suggested by "WHO". These were devised by Islam about fourteen hundred years ago, because all of Islam's teachings guarantee the survival of human beings. Infectious disease is believed to be effective, but its effect is not definitive. According to the Prophet ﷺ, honey and clone are the remedies for every disease. Each of the world's troubles is the result of certain actions of the past, so it is possible to get rid of this type of trouble by appealing to our Lord through repentance and prayers. The aim of this research paper is to present an applied study regarding the Rules, Precautions and Remedies of Corona Pandemic in the Context of Hadiths about Plague.

KEYWORDS

Covid-19 pandemic, Hadiths about plague, Precautions of "WHO" and Islam.

JOURNAL INFO

HISTORY: Received: July 10, 2023 Accepted: July 15, 2023 Published: September 11, 2023

تعارف

دینِ اسلام کے اکثر احکام اور تعلیمات انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اور حفظانِ صحت کے اُصولوں کے عین مطابق ہیں جنہیں قرآن و حدیث نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے واضح طور پر بیان فرمادیا تھا۔ جبکہ دور جدید میں سائنسی ترقی اور سائنسی تجربات کئی تدریجی منازل طے کرنے کے بعد اب کہیں جا کر اُن زرّیں اُصولوں کی اِفادیت سے آگاہ ہوئی ہے جو تقریباً چودہ سو سال پہلے سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل سادہ اور عام فہم زبان میں اپنی اُمت کو سمجھائے تھے۔ اور آپ ﷺ کے بعد فقہاء اسلام نے اپنی انتھک محنت کی بنیاد پر حیات انسانی کے تمام تر جزئیات کا اس قدر احاطہ کیا کہ آج کے جدید دور میں ایسے مسائل نہ ہونے کے برابر ہے جن کا حل فقہ قدیم میں موجود نہ ہوں لہذا متعدی، مہلک اور دائمی امراض کے نقصانات سے بچاؤ کے متعلق شریعت اسلامی میں واضح احکام موجود ہیں۔ وہ بیماریاں جو متعدی ہیں، اُن سے حفاظت کے لئے اِسلام نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ جن میں طاعون بھی شامل ہے۔ طاعون ایک نہایت موذی بیماری ہے۔ جو شہروں کے شہر وِیران کر دیا کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کے جب بھی کوئی وبائی مرض پھیلنا شروع ہوتا تو کوئی گھر ایسا نہ بچتا جس میں صفِ ماتم نہ بچھتی تھی اور کئی اقوام کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا تھا۔

ایسی ہی متعدی بیماری جس کو Covid-19 کا نام دیا گیا ہے نے ایک عالمی وباء کی شکل اختیار کر لی تھی۔ جو دسمبر 2019 کو چین کے شہر ووہان سے شروع ہوئی اور بہت تیزی سے ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور دنیا کے اکثر ممالک میں اس سے لاکھوں افراد ہلاک ہوئے جبکہ لاکھوں افراد اس وبا کی وجہ سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد اس بیماری سے صحت یاب بھی ہوئے۔ دنیا کی معیشت برباد ہو کر رہ گئی تھی لیکن کوئی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کس طرح ان حالات کا مقابلہ کیا جائے۔ زیر نظر تحقیق کا موضوع بھی یہی ہے کہ کیا کرونا بھی طاعون کی طرح ایک وبا ہے؟ اور طاعون کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ میں کیا احکامات موجود ہیں؟ ایسی وبائی صورتحال میں کیا حکمت عملی اختیار کی جانی چاہئے؟ ان حالات میں اسلام اور شریعت

کے کیااحکام ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر اس وبا پر قابو پایا جاسکے۔اور اس کو پھیلنے سے روکا جا سکے۔ شریعت کی روشنی میں ان سوالوں کا جواب تلاش کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ Covid-19 ہے کیا؟اور کیا اس جیسی دوسری وبائی امراض کے بارے میں شریعت کے واضح احکام موجود ہیں؟ جن کی روشنی میں کرونا اور اس جیسی دوسری وبائی امراض سے بچاؤ کے اقدامات کو یقینی بنایا جاسکے۔

(Covid-19) کیا ہے؟

According to Merriam-Webster a mild to sever respiratory illness that is caused by a coronavirus. Covid -19 is short form of Coronavirus disease 2019.

According to Dict Box dictionary Corona mean: a crown or crownlike structure.

اردو میں اس کا ترجمہ، کانس، سورج یا چاند کا ہالہ اور پھول کا تاج، سے کیا جاتا ہے۔

Virus mean: microorganism,

اردو میں اس کے معنی ہے، زہریلا مادہ، متعدی امراض کا زہر وائرس، زہر خردبینی"۔

According to World Health Organization, Coronavirus disease (COVID-19) is an infectious disease caused by a newly discovered coronavirus. The Covid-19 virus spread primarily through droplets of saliva or discharge from the nose when an infected person coughs or sneeze.[1]

کروناوائرس کی طرح ایک متعدی بیماری طاعون بھی ہے جس کا ذکر احادیث میں بھی ملتا ہے۔ الطَّاعُونُ عربی زبان کا لفظ ہے بمعنی طاعون(plague)،ایک وبائی بیماری(جلد میں پھوڑے کی طرح خطرناک ورم ہو کر انسان مر جاتا ہے)اسکی جمع طَوَاعِیْنُ ہے۔[2]

الوَبَاءُ کامطلب ہے، پھیلنے والی بیماری، وبا، یا طاعون،[3]

ان مفاہیم سے واضح ہوتا ہے کہ طاعون بھی وبا میں داخل ہے۔یعنی متعدی بیماری، حالانکہ کروناوائرس بھی ایک متعدی اور پھیلنے والی بیماری ہے اسی وجہ سے یہ بھی وبا اور طاعون کے زمرے میں آتی ہے۔

طاعون کا تاریخی جائزہ

"صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی کے مطابق طاعون ہمیشہ ایک قسم کا نہیں ہوتا بلکہ بیماریوں کی ایک عمر ہوتی ہے۔ایک بیماری اپنی اپنی عمر تک رہتی ہے۔پہلے آہستہ آہستہ نشو نما کرتی ہے پھر زور پکڑ جاتی ہے پھر گھٹتی گھٹتی بالکل دنیا سے مٹ جاتی ہے۔اگلے زمانہ میں طاعون شبورات اور پھوڑوں سے ہوتا تھا۔چیچک بھی اگر عام ہو تو اسی قسم میں داخل ہے۔پھر بخار کا طاعون ہوا۔ 1301 سن ہجری میں طاعون قے اور اسہال کا ہوتا تھا جس کو ہیضہ کہتے ہیں"۔[4]

"ابوالحسن مدائنی فرماتے ہیں کہ اسلام میں پانچ طاعون مشہور ہیں۔ایک طاعون شیرویہ جو مدائن میں ہوا رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں 2 سن ہجری میں۔دوسرا طاعون عمواس جو حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام میں واقع ہوا 17 یا 18 سن ہجری کو، اس میں پچیس ہزار آدمی مرے۔تیسرا طاعون جارف عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانے 29 سن ہجری میں ہوا۔اس میں ہر روز ستر ہزار آدمی مرے تین دن تک، انس بن مالک کے تراسی یا تہتر بیٹے مر گئے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے چالیس بیٹے جاتے رہے۔چوتھا طاعون فتیات جو شوال 87 سن ہجری میں واقع ہوا۔پانچواں طاعون 131 سن ہجری میں ہوا جو رجب میں سخت ہو گیا پھر شوال میں کم ہوا"۔[5]

"امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طاعون ایک پھوڑا ہے جو کبھی بغل یا ہاتھ یا انگلی یا بدن کے کسی اور حصے پر نمودار ہوتا ہے۔اور اس کے ساتھ ورم، سوزش درد اور قے لازم ہوتا ہے۔ خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وباوہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں کثرت سے نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں"۔[6]

اس تعریف سے تو یہی واضح ہوتا ہے کہ Covid-19 بھی ایک وبا ہے اور اس پر بھی انہی احکامات کا اطلاق ہوگا جو احکامات شریعت کی روشنی میں طاعون کے بارے میں تھے لیکن حدیث سے

باقاعدہ طور پر استفادہ کرنے کے بعد اصل حقیقت تک رسائی ممکن ہو گی۔

طاعون کے بارے میں وارد احادیث اور احکام

احادیث نبوی ﷺ کو اسلامی شریعت میں مصدر ثانوی کی حیثیت حاصل ہے۔ دین اسلام کی تشریح و توضیح اس کے بغیر ممکن نہیں۔ قرآن ایک اصولی کتاب ہے۔ اس کا کام اصول اور کلیات بیان کرنا ہے جبکہ اس کی جزئیات ہمیں احادیث و سنت سے ملتی ہیں۔ یعنی حدیث کے بغیر دین اسلام کو سمجھنا ممکن ہے۔ ہماری زندگی کا کوئی پہلو اور شعبہ ایسا نہیں جس کے لیے حدیث سے رہنمائی نہیں ملتی۔ ہماری معاشی، معاشرتی، خانگی زندگی یہاں تک کہ زندگی کے طبّی پہلوؤں کے بارے میں بھی حدیث و سنت ہماری رہنمائی کرتی ہیں اسی طرح طاعون کے بارے میں بھی کئی احادیث وآثار وارد ہیں جن سے ہمیں اس موضوع کے متعلق احکام کو سمجھنے میں مدد لے سکتے ہیں ان میں چند احادیث یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

- **پہلی حدیث**

.‘‘ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " الطاعون رجز او عذاب ارسل على بني إسرائيل او على من كان قبلكم، فإذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه، وإذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه "، وقال ابو النضر: لا يخرجكم إلا فرار منه. ‘‘[7]

رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے باب میں۔ اسامہ نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’طاعون ایک سخت عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اس سے پہلی امت پر بھیجا گیا پس جب تم سنو کہ کسی زمین میں طاعون ہے تو ادھر نہ جانا اور جب تمہارے اپنے ہی ملک میں طاعون آجائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس کے خوف سے تم وہاں سے مت بھاگو۔

- **دوسری حدیث**

" عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ"[8]

’’نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اس پر اس کو بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون کی وبا پھیلی ہو اور یہ یقین رکھے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کیا ہے اس کے علاوہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور پھر طاعون میں ہی وہ وفات پا جائے تو اسے شہید کے بقدر ثواب ملے گا۔‘‘

- **تیسری حدیث**

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هو عذاب او رجز ارسله الله على طائفة من بني إسرائيل او ناس كانوا قبلكم، فإذا سمعتم به بارض فلا تدخلوها عليه، وإذا دخلها عليكم فلا تخرجوا منها فرارا ".[9]

امام مسلم حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’طاعون ایک سخت عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا تھا یا ان سے پہلے لوگوں پر۔ پس جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون آیا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے نکل کر فرار اختیار نہ کرو۔

- **چوتھی حدیث**

‘‘إن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " إذا كنت بارض فوقع بها، فلا تخرج منها، وإذا بلغك انه بارض فلا تدخلها "، قال: قلت عمن قالوا: عن عامر بن سعد يحدث به، قال: فاتيته، فقالوا: غائب، قال: فلقيت اخاه إبراهيم بن سعد ، فسالته، فقال: شهدت اسامة يحدث سعدا، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " إن هذا الوجع رجز او عذاب او بقية عذاب عذب به اناس من قبلكم، فإذا كان بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها، وإذا بلغكم انه بارض فلا تدخلوها " ، قال حبيب: فقلت لإبراهيم: آنت سمعت اسامة يحدث سعدا وهو لا ينكر، قال: نعم. ‘‘[10] ۔

حبیب سے روایت ہے، ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطاء بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم کسی ملک میں ہو

اور وہاں طاعون پھوٹ پڑے تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تمہیں یہ خبر پہنچے کسی دوسرے ملک میں طاعون نمودار ہوا ہے تو وہاں مت جاو۔‘‘ میں نے کہا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی۔ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا: وہ نہیں ہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ’’یہ بیماری رجز یعنی سخت عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو تم سے پہلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔‘‘ حبیب نے کہا: میں نے ابراہیم سے پوچھا: تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا: ہاں میں نے سنا۔

- **پانچویں حدیث**

‘‘ان عمر بن الخطاب خرج إلى الشام حتى إذا كان بسرغ لقيه اهل الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه، فاخبروه ان الوباء قد وقع بالشام، قال ابن عباس: فقال عمر : ادع لي المهاجرين الاولين، فدعوتهم، فاستشارهم واخبرهم ان الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا، فقال بعضهم: قد خرجت لامر ولا نرى ان ترجع عنه، وقال بعضهم: معك بقية الناس، واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء، فقال: ارتفعوا عني، ثم قال ادع لي الانصار، فدعوتهم له، فاستشارهم، فسلكوا سبيل المهاجرين واختلفوا كاختلافهم، فقال: ارتفعوا عني، ثم قال: ادع لي من كان هاهنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم، فلم يختلف عليه رجلان، فقالوا: نرى ان ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء، فنادى عمر في الناس إني مصبح على ظهر فاصبحوا عليه، فقال ابو عبيدة بن الجراح: افرارا من قدر الله، فقال عمر: لو غيرك قالها يا ابا عبيدة، وكان عمر يكره خلافه، نعم نفر من قدر الله إلى قدر الله، ارايت لو كانت لك إبل فهبطت واديا له عدوتان إحداهما خصبة والاخرى جدبة، اليس إن رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله، وإن رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله، قال: فجاء عبد الرحمن بن عوف وكان متغيبا في بعض حاجته، فقال : إن عندي من هذا علما، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " إذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه، وإذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه "، قال: فحمد الله عمر بن الخطاب، ثم انصرف’’ ۔[11]

’’سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، سیدنا عمر بن خطابؓ شام کی طرف نکلے، جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین، اردن، دمشق، حمص اور قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمودار ہوئی ہے۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہا: میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی) سیدنا ابن عباسؓ نے کہا: میں نے ان کو بلایا۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کا وبائی ملک میں لے جانا۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہا: اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں نے مشورہ لیا ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہیں کی طرح اختلاف کیا۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہا: اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا۔ ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کیا: ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جایئے اور وبا کے سامنے ان کو نہ کیجئیے۔ آخر سیدنا عمر بن خطابؓ نے منادی کرا دی لوگوں میں۔ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا) یہ سن کی صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے کہا: کیا تقدیر سے بھاگتے ہو۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہا: کاش یہ بات کوئی اور کہتا۔ (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور سیدنا عمر بن خطابؓ برا جانتے تھے ان کے خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب کنارے میں چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا۔ (مطلب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں بلکہ اس فعل قابل تعریف ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور ہو کسی کام سے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل

موجود ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمھارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔'' یہ سن کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

کسی بھی بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط کرنا توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جب کوئی بلا آجائے اس وقت صبر سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

احتیاطی تدابیر اور حفاظتی اقدامات

کورونا کے علاج کے بارے میں چونکہ ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ سامنے نہیں آیا لیکن اس کے لئے ڈاکٹرز اور ”World health organization“ کی طرف سے کچھ احتیاطی تدابیر پیش کی گئی تھی مثلاً:

1. کرونا سے متاثرہ افراد سے فاصلہ رکھیں اور ملنے سے گریز کریں۔
2. صفائی کا خیال رکھیں۔ بار بار ہاتھ دھوئیں۔
3. کھانستے اور چھینکتے وقت ناک اور منہ کو ڈھانپے۔
4. سگریٹ نوشی اور اس طرح کے دیگر سرگرمیوں سے دور رہیں کیونکہ یہ پھیپھڑوں کو کمزور کرتا ہے، وغیرہ۔[12]

اِسلام علاج کے ساتھ ساتھ حفظانِ صحت کے اصولوں اور احتیاطی تدابیر پر بھی زور دیتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر علاج، احتیاط، صفائی، حلال اور پاک خوراک کی ترغیب اسلام نے دی ھے۔ ہر طرح کی بیماریوں کے حوالے سے ماہرین طب کے مشوروں پر عمل کرنا چاہیے۔ انسانی ہمت تدبیر اور اس کا نتیجہ تقدیر ھے۔

اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اِسلام کی تمام تر تعلیمات حیات انسانی کی بقا کی ضامن ہے اور اسلامی تعلیمات کا آغاز طہارت سے ہی ہوتا ہے حفظانِ صحت کے اُصولوں کا پہلا قدم اور پہلا اُصول بھی طہارت اور پاکیزگی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

''الطهورُ شطرُ الإيمانِ''۔[13]

طہارت اِیمان کا حصہ ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ طہارت کا مطلب صرف ظاہری پاکیزگی ہی نہیں بلکہ باطن کی پاکیزگی بھی یعنی دل کو تکبر، حسد اور تمام روحانی بیماریوں سے پاک کرنا بھی شامل ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے:

''فَاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ''.[14]

تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔

نماز ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے، ایک مسلمان جب دن میں پانچ بار اللہ کے دربار میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ اُس سے پہلے وضو کرتا ہے، وضو چونکہ نماز کیلئے شرط ہے اور بدنی طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لہذا نمازی انسان ہمیشہ پاک صاف رہتا ہے۔

کرونا وائرس انسانی جسم میں ناک اور منہ کے ذریعے داخل ہوتا ہے، بعض اَوقات جراثیم ناک میں داخل ہو کر اندر کے بالوں سے چمٹ جاتے ہیں اور کبھی منہ کے ذریعے داخل ہو کر گلے میں پھنس جاتے ہیں لیکن وضو میں چونکہ گلے کی صفائی کے لئے غرارہ کرنے کا حکم دیا اور ناک کو اندر ہڈی تک گیلا کرنے کا حکم دیا۔ لہذا اس سے وائرس کا پھیپھڑوں تک پہنچنے کا امکان کئی حد تک کم ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

‘‘عن ابي هريرة، ان النبي صلى الله عليه وسلم "كان إذا عطس غطى وجهه بيده او بثوبه وغض بها صوته "، قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح’’. [15]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے، اور اپنی آواز کو دھیمی کرتے۔

مذکورہ حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ چھینکتے وقت دوسروں کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہماری وجہ سے کسی کو ناگواری محسوس نہ ہو اور ناک یا منہ سے نکلے ہوئے ذرات دوسروں پر نہ پڑیں، اس لیے ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لینا ضروری ہے۔ اسلام کی خوبصورتی اور جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام تہذیب و شائستگی کے ساتھ ساتھ نظافت اور پاکیزگی کی بھی تاکید کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ: نے فرمایا:

‘‘إذا سمعتم بالطاعونِ بأرضٍ فلا تدخلوها، و إذا وقع بأرضٍ و أنتم بها فلا تخرجوا منها’’.[16]

’’جب تمہیں کسی ملک کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہاں طاعون ظاہر ہوا ہے تو وہاں نہ جاؤ لیکن اگر تم اسی علاقے میں موجود ہو تو پھر وہاں سے نہ نکلو۔‘‘

ایک اور حدیث میں ہے:

‘‘ فِر منَ المجذوم كماتفِر مِن الاسد’’۔[17]

’’جذام کی بیماری میں مبتلا مریض سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔‘‘

الجُذَامُ: کوڑھ، ایسی بیماری جس میں اعضائے جسم گل سڑ کر الگ ہونے ہونے لگتے ہیں۔[18]

جذام ایک خبیث بیماری ہے جو تیزی سے پھیلتی ہے اور مریض کو ہلاک کر دیتی ہے حتی کہ کہا گیا ہے کہ یہ مرض بھی طاعون ہی ہے، لہٰذا فرار کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ بیماری آگے نہ پھیلے۔ اس حدیث میں بھی بیماری کے متعدی ہونے کا اثبات مؤثر ہونے کی وجہ سے ہے، لیکن اس کی تاثیر کوئی حتمی امر نہیں ہے۔ کہ یہی علت فاعلہ ہے۔ کسی بیماری کا متعدی ہونا ہمیشہ ضروری نہیں ہوتا بلکہ جب تک اللہ نہ چاہے بیماری دوسرے کو نہیں لگتی لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم سے بھاگنے کا جو حکم دیا ہے، یہ اسباب سے اجتناب کے باب سے ہے، اسباب کی ذاتی تاثیر کی قبیل سے نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جذامی سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے اسی وجہ سے کہ وہ مسجد میں نہ آئے۔ پس جذامی کو چاہئے کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہو اور جو لوگ جذامی سے احتراز کریں ان پر کوئی ملامت نہیں کیونکہ جذامی سے بھاگنے اور بچنے کا حکم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔[19]

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

‘‘كل مسكر حرام’’۔[20]

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

لہٰذا سگریٹ نوشی اور اس کے متعلقات اسی زمرے میں آتے ہیں۔ اور اس سے اجتناب انسانی صحت کے لئے ضروری ہے۔

طب نبوی ﷺ

سنت و احادیث نبوی ﷺ سے ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انسانوں کے روحانی علاج اور باطنی کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کی ظاہری اور جسمانی بیماریوں کے علاج سے متعلق بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ ذخیرہ احادیث میں ایسی کئی احادیث موجود ہیں جو بیماریوں کے علاج سے متعلق ہیں۔ اس لیے سنت سے ثابت شدہ ایسے احکام اور تعلیمات جو علاج معالجے سے متعلق ہو اس کو طب نبوی ﷺ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ احادیث میں بیماریوں کے علاج سے متعلق کیا احکامات موجود ہیں۔

- ‘‘قالت الاعراب: يا رسول الله، الا نتداوى؟ قال: " نعم يا عباد الله، تداووا، فإن الله لم يضع داء إلا وضع له شفاء، او قال: دواء إلاداء واحدا’’[21] ۔

اعرابیوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم علاج کریں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اللہ کے بندوں علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی جس کا علاج پیدا نہ کیا ہو۔

ارشادی نبوی ﷺ ہے:

- ''عليكم بالشفائين، العسل و القرآن''.[22]

دوشفاؤں یعنی شہد اور قرآن کو لازم پکڑو۔

شہد کے استعمال سے نہ صرف صحت برقرار رہتی ہے بلکہ اُس میں بہت سے امراض کے علاج کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے استعمال کی ترغیب دی۔اور قرآن میں شفا سے مراد یہ ہے کہ اس میں ہر طرح کی ظاہری باطنی اور خلاقی بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ہر اچھے برے کی تمیز، گناہ و ثواب اور سزا اور جزا کو قرآن میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ایسی متعدد آیات بھی قرآن میں موجود ہیں جس کے ساتھ مریض کو دم کیا جائے تو اس کو مرض سے شفا ضرور ملتی ہے۔

- '' فَإِنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْنِي: أَنَّهَا سَمِعَتِ النبي ﷺ ، يقول : إن هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء ، إلا من السام ، قلت: وما السام ، قال: الموت''۔[23]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کالے دانے (کلونجی) میں ہر مرض کی شفا ہے سوائے سام کے، میں نے عرض کیا سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

روحانی علاج

روحانی علاج سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا تزکیہ کرنے کی کوشش کرے۔اپنے اعمال وافعال کی درستگی اور اصلاح کی فکر کرے۔اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی کوشش بھی کرے۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرے۔اللہ تعالی سے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش اور مغفرت طلب کرے۔اور شریعت کے اصولوں اور احکام پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔

ارشادی باری تعالی ہے: ''وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ'' [24]

اور جو مصیبت یعنی تکلیف تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی اعمال وافعال کی بناپر ہوتی ہے۔اور بہت سے گناہوں کو تو اللہ تعالی ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جب انسان کے اعمال وافعال نیک اور شریعت کے مطابق ہوتے ہیں تو اللہ تعالی اس پر اپنی نعمتوں اور رحمتوں کا نزول کرتا ہے اسی طرح جب انسانوں کے اعمال بگھڑ جائے تو ان اعمال کی وجہ سے اللہ تعالی کا غضب وغصہ اور مصائب وتکالیف کا نزول بھی کوئی عقل سے بعید بات نہیں۔اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص کھانے پینے میں احتیاط سے کام نہ لے تو اس کی صحت خراب ہو سکتی ہے اور وہ بیمار پڑ سکتا ہے پھر یہ بیماری بعض اوقات اس کو موت کے منہ میں لے جاتی ہے اور انسان اپنی بے احتیاطی کی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتا ہے۔بعض اوقات ماں کی بدپرہیزی بچے کی بیماری اور تکلیف کا سبب بن جاتی ہے۔کبھی کبھار کسی علاقے کے ایک شخص یا کچھ اشخاص کی حماقت یا غلط تدبیر تمام اہل علاقہ کے لیے وبال جان بن جاتی ہے۔یہی مثال باطنی اور روحانی بدپرہیزی کا بھی ہے۔یعنی دنیا کے اکثر مصائب بندوں کے بعض اعمال بد کی بدولت ہوتے ہیں۔اور انسانوں کے بہت سے گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن پر اللہ تعالی مواخذہ نہیں کرتا بلکہ در گزر کر کے بخش دیتا ہے۔(تفسیر عثمانی)

قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

''أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ'' [25]

آیا کون ہے وہ جو حالت اضطراری میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہے اور کون ہے جو اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں خلیفہ یا نائب مقرر کرتا ہے (یہ سب کچھ معبود برحق ہی کے قدرت میں ہے) تو کیا اس کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہر گز نہیں) مگر تم بہت کم نصیحت کو قبول کرنے والے ہو۔

یعنی جب اللہ تعالی کو منظور ہو گا اور مناسب جانے تو بے کس اور بیقرار کی فریاد سن کر تکلیف اور مصیبت کو دور کر دیتا نجات دے دیتا ہے۔جیسا کہ ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ'' [26]

لہذا ایسے نازک حالات میں اپنے اعمال پر نادم ہو کر اپنے رب سے اپنے برے اعمال اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہئے اور آئندہ کے لئے نافرمانی سے بچنے کا پختہ عزم کرنا چاہیے۔اس کے علاوہ وہ مسنون دعائیں جو قرآن سنت سے ثابت ہیں ان کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالی ایسی وباؤں اور بیماریوں سے ہماری حفاظت فرمائیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

'' وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَى ضُرٍّ مَسَّهُ [27]''

اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو لیٹے، بیٹھے اور کھڑے ہو کر یعنی ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو (اس کے تیور بدل جاتے ہیں) اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا اس نے کسی تکلیف کی حالت میں ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری جب حد سے بڑھ گئی تو آپؑ نے اپنے رب سے یوں التجاء کی:

''أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ[28]''

بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

اسی دعا کی بدولت اللہ تعالی نے آپؑ کو شفاعطا فرمائی۔

جب یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا تو آپؑ اس کے پیٹ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے رب کو پکارا کرتے تھے:

''لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ [29]''

"اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی قصور واروں میں سے ہوں۔"

اس دعا کی بدولت اللہ تعالی نے اُن کو مچھلی کے پیٹ سے آزادی عطا کر دی اور مصیبت کو ہٹا دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

''اللهم إني أعوذ بك من البرص، والجنون، والجذام، ومن سيئ الأسقام''۔[30]

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، جنون، کوڑھ اور تمام بری بیماریوں سے''۔

خلاصہ کلام

زیر نظر تحقیق میں طاعون کے بارے میں وارد احادیث کے تناظر میں کرونا (Covid-19) کا جائزہ لیا گیا جس سے ثابت ہوا کہ اوپر بیان کردہ تمام احادیث وبائی امراض کے دوران محتاط رہنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں، جبکہ یہ بھی تسلیم کرتی ہیں کہ طاعون عذاب کی ایک شکل یا مومنوں کے لیے تزکیہ کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی سفارش کی جاتی ہے، جیسے کہ متاثرہ علاقوں سے بچنا اور صحت کے حکام کی ہدایات پر عمل کرنا، جبکہ اللہ پر ایمان اور بھروسہ رکھنا. اس کے علاوہ مندرجہ ذیل باتیں بھی واضح طور پر سامنے آئی کہ کرونا وائرس (Covid-19) دنیا کی پہلی وبا نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی دنیا اس طرح کی وباؤں کا سامنا کر چکی ہے۔ وبا انسان کی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ جس علاقے میں کرونا پھیل جائے اس علاقے کے سفر سے اجتناب کرنا اسلام کے منافی نہیں بلکہ شریعت کے مطابق ہے۔ متعدی بیماری سے متاثرہ شخص سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے۔ بیماری کا متعدی ہونا ہمیشہ ضروری نہیں جب تک اللہ نہ چاہے، حدیث میں مجذوب سے بھاگنے کا حکم صرف اسباب سے اجتناب کے باب سے ہے اسباب کی ذاتی تاثیر کی قبیل سے نہیں۔ کرونا وائرس بھی ایک وبا ہے اور اس پر بھی انہی احکامات کا اطلاق ہو گا جو احکامات شریعت کی روشنی میں طاعون کے بارے میں تھے۔ حدیث کے مطابق ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔ شریعت کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر کرونا اور اس جیسی دوسری وباؤں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

سفارشات

کرونا وائرس کی وجہ سے کئی نئے مسائل نے جنم لیا ہے جن کا حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ جن میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

1. نماز جمعہ اور جماعت کو محدود کرنے یا پابندی لگانے کی حقیقت اور موجودہ صورت حال میں حج و عمرہ کے جو مسائل سامنے آئے ہیں اس پر تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔
2. مصیبت کے وقت آذان دینے کی شرعی حیثیت احادیث کی روشنی میں اور کرنا وبا کی صورت میں ماضی قریب میں مروجہ بے وقت آذان کی شرعی حیثیت، اس سلسلے میں

صحابہ کرام کے قول وفعل سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ان پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

3. COVID-19 کے دنوں میں حج پر عائد پابندی کی شرعی حیثیت اور ادائیگی حج کے احکام۔

4. طاعون کے زمانے میں مستحقین کی امداد کے لئے صحابہ کرام کا طرز عمل اور حکمت عملی کے تناظر میں پرائم منسٹر فنڈ(Prime Minister Fund) حقیقت ، حکومت اور عوام کی ذمہ داریوں کا تعین، جیسے موضوعات پر کام کیا جا سکتا ہے۔

مصادرومراجع (References)

1 (https://www.who.int/health-topics/coronavirus#tab=tab_1)

2 کیرانوی، مولانا وحید الزماں، **القاموس الوحید**، ص:807، سن اشاعت: فروری2019،ادارہ اسلامیات،لاہور-کراچی

3 ایضاً،1414

4 امام مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی**، جلد:1، ص:43 ، سن اشاعت اکتوبر،2009، مکتبہ اسلامیہ

5 ایضاً،43:1

6 ایضاً،373:5

7 امام مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب السلام، باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ ونحوھا، رقم الحدیث:5772

8 البخاری، محمد بن اسماعیل، **صحيح البخاري**، جلد:7 ، ص:131، سن اشاعت،1422ھ-بیروت: دار طوق النجاۃ، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، رقم الحدیث:5734

9 امام مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب السلام، باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ ونحوھا، رقم الحدیث:5779

10 ایضاً، رقم الحدیث:5779

11 ایضاً، رقم الحدیث:5784

12 (https://www.who.int/health-topics/coronavirus#tab=tab_1

13 خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، **مشکوۃ المصابیح**، رقم الحدیث،380، سن اشاعت:1985 ، المکتب الِاسلامی، بیروت۔ باب الطھارت

14 سورۃ المائدہ،6:5

15 امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذي**، جلد:۵، ص:۸۶، سن اشاعت،1395ھ-1975م، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفى البابي الحلبي، مصر، کتاب الٲدب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،. باب ماجاء في خفض الصوت وتخمیر الوجہ عند العطاس، رقم الحدیث:2745

16 البخاری، **صحيح البخاري**، کتاب الطب، بَاب مایذکر في الطاعون، رقم الحدیث:5728

17 ایضاً، کتاب الطب، باب الجذام، رقم الحدیث:5707

18 مولانا وحید الزماں کیرانوی، **القاموس الوحید**، ص:205، سن اشاعت: فروری2019،ادارہ اسلامیات،لاہور-کراچی

19 مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیزالرحمن عثمانی، **فتاوٰی دارالعلوم دیوبند**، جلد:3، ص:65، سن اشاعت ندارد، مکتبہ حقانیہ

20 امام ترمذی، **سنن ترمذی**، کتاب الاشربۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، رقم الحدیث: 1866

21 ایضاً کتاب الطب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،. باب ماجاءِ في الدواء والحث علیہ، رقم الحدیث:2038

22 ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی، **سنن ابن ماجہ**، جلد:2 ، ص:1142، سن اشاعت ندارد، داراِحیاءالکتب العربیہ، کتاب الطب، باب العسل، رقم الحدیث: 3452

23 البخاری، **صحیح البخاری** ، کتاب الطب، باب الحبۃ السودا، رقم الحدیث:7687

[24] سورۃالشوری30:42

[25] سورۃالنمل،62:27

[26] سورۃالانعام،41:6

[27] سورہ یونس،12:10

[28] سورۃالأنبیاء،83:21

[29] یضاً،87:21

[30] ابوداود، سلیمان بن اشعث سجستانی، **سنن ابی داود**، جلد:2، ص:93، سن اشاعت ندارد، مکتبۃ العصریہ: بیروت، رقم الحدیث:1554

REFERENCES (ENGLISH)

1. https://www.who.int/health-topics/coronavirus#tab=tab_1
2. .Kairanwi,Molana waheed Al- Zaman. Al Qamoos Al-waheed, Lahore- Krachi: Idara-isaliyat,2019
3. Ibid
4. Imam Muslim bin hajjaj Al-Qushayri.Sahih Muslim ma-MuKhtasar Sharah Nawawi.Vol.1. Maktabah Islamia,2009
5. Ibid
6. Ibid
7. Imam Muslim bin hajjaj Al-Qushayri.Sahih. Sahih Muslim
8. Al-Bukhari,Muhammad bin Ismail.Shih Al-Bukhari. Beirut:1422
9. Imam Muslim. Sahih Muslim
10. Ibid
11. Ibid
12. https://www.who.int/health-topics/coronavirus#tab=tab_1
13. Khatib Al-Tabrizi,Muhamad Bin Abdullah.Mishkat Al-Masabih. Beirut:1985
14. “Sura Al-Maidah: 5:6.”
15. Al-Tirmidhi,Muhammad bin Isa.Sunan Al-Tirmidhi.Vol.5. Misar (Ejypt):1975
16. Sahih Al-bukhari
17. Ibid
18. Kairanwi,Molana waheed Al- Zaman. Al Qamoos Al-waheed
19. Arif Bellah, Mufti Aziz Al-Rahman Uthmani.Fatawa Darul Uloom Deoband, Maktaba Haqqania,(Has no publication date)
20. Sunan Al-Tirmidhi
21. Ibid
22. Ibne Maja, abu Abdullah Muhammad bin Yazid Qazwini. Sunan ibni Maja.Vol:2: ,(Has no publication date)
23. Sahih Al-Bukhari
24. “Sura Ash Shura: 30:42”
25. “Sura Al-Namal:62:27”
26. “Sura Al-An’am:41:6
27. “Sura Yunus:12:10
28. “Sura Al-Anbiya:83:21

---

29. Ibid
30. Abu Dawood,Sulaiman bin Al-Ashath Sijistani. Sunan Abi Dawood:Berut(Has no publication date)